رہبر معظم کا حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام ، - 18 /Jan/ 2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا قومَنا اَجیبُوادَاعِیَ اللہ و آمِنُوا بِہِ یَغفِرلَکم مِنْ ذُنُوبِکم وَ یُجِرکم مِن َعذاب الیم
ترجمہ : اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں درد ناک عذاب سے پناہ دے۔
الٰہی دعوت قبول کرنے والوں ، لبیک کہنے اور ہرولہ کرنے والوں نے ایک بار پھر خود کو اپنے محبوب کے گھر پہنچا دیا ہے۔ حج کا موسم آپہنچا ہے اور صفا و معنویت سے سرشار لوگوں کے لئے شوق اور آرزؤوں کے منظر کھل گئے ہیں۔ خدا کا گھر اور دلوں کا قبلہ آپ کےسامنے ہے۔ ذکر و معرفت کے چشمے جاری کرنے کے لئے عرفات و مشعر آراستہ ہیں ، منیٰ و صفا قرب الٰہی حاصل کرنے اور شیطان پر رمی کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ توحید اور اتحاد و یکجہتی کے صاف و شفاف چشمے سے سیراب ہوکر اپنا کردار سدھارنےکا موقع آپہنچا ہے۔ احرام باندھتے وقت آپ نے جس لبیک کواپنی زبان پر جاری کیا ہے ، اسے اپنے دل میں راسخ کیجئے اور اپنے محبوب کے حریم کی طرف سفر کی آپ نے جو دعوت قبول کی ہے ، اس میں حج کے معنی و مقصد پر غور کر کے اس عبادت سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجئے۔ فریضۂ حج جب معرفت و آگاہی کے ساتھ بجا لایا جائے تو حج کرنے والے مسلمانوں اور مسلمانوں کی عظیم امت کو فائدہ پہنچاتا ہے ، حاجی کو صفا و پاکیزگی اور معنویت کی طرف لے جاتا ہے اور امّت کو اتحاد و یکجہتی اور عظمت و شوکت سے نزدیک ترکرتا ہے۔ حاجیوں کے لئے پہلا قدم خود کو بہتر بنانا ہے۔ احرام ، طواف ، نماز ، مشعر ، عرفات ، منٰی ، قربانی ، رمی اور حلق (سرمنڈانا) یہ سب کے سب خدا کے روبرو انسان کی انکساری ، خشوع و فروتنی اور ذکر وگریہ اور تقرب الٰہی کے جلوے ہیں۔ ان پُر معنی مناسک و اعمال کو غفلت کے ساتھ انجام نہ دیجئے۔ حج کا مسافراِن تمام اعمال میں خود کو اپنے محبوب کے ساتھ تنہا دیکھے۔ اس سے روزانہ راز و نیاز کرے ، اس سے حاجت طلب کرے اور اسی سے لو لگائے شیطانی اور نفسانی خواہشات کو دل سے نکال دے اور حرص و حسد ، بزدلی اور نفسانی خواہشات کو خود سے دور کردے۔ اپنی ہدایت اور اس کی عطا کردہ نعمتوں پر خدا کا شکر ادا کرے۔ دل کو خدا کی راہ میں جہاد کے لئے آمادہ کرے ، مؤمنوں سے پیار و محبت ، نیز عناد رکھنے والوں اور حق کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنے دل میں جگہ دے ، اپنی اصلاح اور اپنے اردگرد کی دنیا کی اصلاح کے لئے مصمّم عزم کرلے اور دنیا و آخرت کی آبادی کےلئے اپنے خدا سے عہد و پیمان کرے۔ حج ایک گروہی و اجتماعی کام ہے۔ حج کی الٰہی دعوت اس لئے ہے کہ مؤمنین خود کو ایک دوسرے کے نزدیک دیکھیں اور مسلمانوں کے مجسم اتحاد کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کریں۔ حج اجتماعی طور سے خدا کا قرب حاصل کرنے اور شیاطین انس و جن سے برائت و بیزاری کا اظہار کرنےکے لئے ہے۔ یہ امتِ مسلمہ کے اتحاد ویکجہتی کی مشق ہے اور امتِ مسلمہ کو آج سے زیادہ اس باہمی بھائی چارے اور مشرکین سے کھلم کھلا برائت و بیزاری کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئیـ آج عالم اسلام سائنسی ، اقتصادی ، تبلیغاتی اور اب فوجی محاصرہ میں ہے۔ بیت المقدس اورفلسطین پر قبضہ ، عراق اور افغانستان پر قبضے کی شکل میں نمودار ہوا ہے۔ صہیونزم اور بےشرم اور نفرت انگیز امریکی سامراج ، دونوں آج پورے مشرق وسطٰی ، شمالی افریقہ اور پورے عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور بیداری کی اس لہر کو جس نے امتِ مسلمہ کے جسم میں ایک نئی جاں ڈال دی ہے ، اپنی معاندانہ اور انتقامی کاروائیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آج امریکہ سمیت مغرب کی مستکبر طاقتیں اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ دنیا پر قابض ہونے پر مبنی اُن کے عزائم کے خلاف بیداری اور استقامت کے مراکز، مسلم اقوام وممالک خاص طور پر مشرقِ وسطٰی میں ہیں اور اگر وہ اقتصادی ، سیاسی ، تبلیغاتی اور بالآخر عسکری ہتھکنڈوں کے ذریعے آئندہ چند برسوں کے دوران اسلامی بیداری کی تحریک کا راستہ

روک کر اس کو کچلنے میں کامیاب نہ ہوئیں تو دنیا پر حاکمیت اور تیل اور گیس کے عظیم ذخائر پر قبضے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے گا ، جو اُن کی صنعتی مشینری کو فعّال رکھنے اور پوری انسانیت پر برتری حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ اس طرح بڑے بڑے مغربی اور صیہونی سرمایہ دار جن کے ہاتھوں میں پس پردہ سامراجی حکومتوں کی باگ ڈور ہے اپنی جابرانہ طاقت کھو دیں گے۔ استکبار اپنی تمام توانائیوں کے ساتھ میدان میں آگیا ہے۔ ایک جگہ سیاسی دباؤ ، ایک جگہ اقتصادی ناکہ بندی کی دھمکی کسی اور جگہ تبلیغاتی مکر و فریب اور دوسرے مقامات مثلاً عراق اور افغانستان اور اس سے پہلے فلسطین اور بیت المقدس میں بموں ، میزائیلوں ، ٹینکوں اور فوجوں کے ذریعے فیصلہ کن جنگ کے لئے اترا ہے۔ ان آدم خور درندوں کا سب سے اہم ہتھیار نفاق اور فریب کی نقاب ہے جسے انہوں نے اپنے چہروں پر ڈال رکھا ہے۔ یہ لوگ دہشت گرد گروہ تیار کرتے اور انہیں اسلحوں سے لیس کر کے بے گناہوں کی جان لینے کے لئے روانہ کرتے ہیں اور خود دہشت گردی سے مقابلے کا دم بھرتے ہیں۔ اس دہشت گرد اور سفّاک حکومت کی کھل کر حمایت کرتے ہیں جس نے فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے اور جاں بلب فلسطینیوں کا دفاع کرنے والوں کو دہشت گرد کہتے ہیں۔ مہلک ایٹمی ، کیمیاوی اور جراثیمی اسلحے بناتے ہیں ، انہیں فروخت اور استعمال کرتے ہیں اور ان کے ذریعے ہیروشیما ، حلبچہ اور ایران ، عراق جنگ کے دوران ایران کے دفاعی محاذوں پر انسان سوز و قیامت خیز منظر وجود میں لاتے ہیں۔ ساتھ ہی مہلک ہتھیاروں پر کنٹرول کا نعرہ لگاتے ہیں۔ یہ لوگ خود منشیات کے مافیا کی پشت پر ہیں اور منشیات سے مقابلہ کا دم بھرتے ہیں۔ یہ لوگ علمی رجحان اور سائنس کی عالمی حیثیت کی نمائش کرتےہیں ، ساتھ ہی عالمِ اسلام کی علمی و فنی ترقی کا مقابلہ کرتےہیں اور اس پر روک لگاتے اور اسلامی ممالک میں صلح آمیز ایٹمی ترقی کو بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ وہ اقلیتوں کی آزادی اور ان کے حقوق کا دم بھرتے ہیں ساتھ ہی مسلمان لڑکیوں سے اسلامی حجاب کی پابندی کے جرم میں تعلیم کا حق چھین لیتے ہیں ۔ آزادی بیان اور آزادی عقیدہ کا نعرہ تو لگاتے ہیں لیکن صہیونزم کے سلسلے میں کسی نظرئیے کے اظہار کو جرم سمجھتےہیں اور بہت سے قیمتی فکری و قلمی اسلامی آثار سمیت تہران کے امریکی سفارت خانہ (جاسوسی کے اڈے) کی دستاویزات کو امریکہ میں شائع نہیں ہونے دیتےہیں۔ انسانی حقوق کی آواز اٹھاتےہیں، لیکن گوانتانامو اور ابو غریب جیلوں جیسی دسیوں شکنجہ گاہیں قائم کرتے ہیں یا ایسے کم نظیر بھیانک واقعات پر رضامندانہ خاموشی اختیار کرتےہیں۔ یہ لوگ تمام مذاہب کے احترام کی بات تو کرتے ہیں لیکن سلمان رشدی جیسے مرتد مہدورالدم (جس کا خون بہانا جائز ہے) کی حمایت کرتےہیں اور برطانیہ کے سرکاری ریڈیو سے اسلامی مقدسات کے خلاف کفر آمیز باتیں نشر ہوتی ہیں۔ آج امریکی اور برطانوی حکام کی گستاخی اور بے حیائی کی وجہ سے ان کے چہروں پر پڑا ہوا دھوکے اور نفاق کا پردہ چاک ہوچکا ہے اور مستکبروں کی نفرت خود ان کے اپنے ہاتھوں مسلمان قوموں اور جوانوں کے دلوں میں بھر چکی ہے۔ آج جس اسلامی ملک میں بھی آزادنہ انتخابات ہوں ، قومیں امریکہ اور برطانیہ کی آرزوؤں اور تقاضوں کے خلاف ووٹ دیں گی۔ اس وقت عراق کے انتخابات ہمارے سامنے ہیں ، عراقی قوم اور اس کے حقیقی رہنما غاصب طاقتوں کے خلاف ہیں۔ عراق کے رہنما اور عوام انتخابات کو عوامی حکومت اور عوامی ارادہ پر مبنی مستقل ، متحد اور آزاد عراق کے لئے چاہتے ہیں۔ ان کی نظر میں انتخابات کو امریکہ کے فوجی قبضہ اور سیاسی تسلط کے خاتمہ کی شکل میں تمام ہونا چاہئے۔ ان انتخابات کو صہیونیوں کی فتنہ انگیز موجودگي ، جو امریکی اسلحوں کے سایہ میں فرات کے کنارے تک پہنچ گئے ہیں اور " نیل سے فرات تک " کے خواب پریشاں کی ناقص تعبیر پوری ہوتے دیکھنے لگے ہیں ان کےخاتمہ پر تمام ہونا چاہئے ۔ان انتخابات کےذریعےان کے درمیان فرقہ واریت اور نسلی کدورتوں کو دور کرکے ان میں اتحاد و اخوّت پیدا کیاجائے جو زیادہ تر مشترکہ دشمن کے ہاتھوں پھیلائی گئی ہیں۔ لیکن یہی انتخابات قابض دشمنوں کے خیال میں ایک اور ہی مقصد رکھتےہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ عوامی انتخابات کے نام سے اپنے ان کارندوں کو عوام پر مسلط کریں جو بعث

پارٹی سے سابقہ وابستگی کی بنا پر قابض طاقتوں کے آگے ذلیل اور رام ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ عراق میں اپنی فوجی موجودگی کا خرچ اپنی گردن سے اتار کر ان کارندوں کے کاندھوں پر ڈال دیں اور جو کچھ ہوا ہے ، عراقی قوم کے خزانے اور عراق کے تیل کے ذریعہ پورا کریں۔ وہ لوگ استعمار کو بالکل نئی شکل میں عراق میں قائم کرنا چاہتے ہیں ، حد سے زیادہ جدید استعمار میں دشمن کے کاندھے ماضی کی طرح براہ راست استعماریوں کے ہاتھوں معین نہیں کئے جاتے بلکہ ایسے انتخابات کے نام پر ایسے لوگ برسرکار آتے ہیں جو بظاہر جمہوریت کا دم بھرتے ہیں لیکن باطن میں وہ مظلوم عوام پر اغیار اور بیرونی دشمنوں کی مطلق العنان حاکمیت ہوتی ہے، اس وقت عراقی انتخابات کو دو خطرے در پیش ہیں ۔ ایک عوامی ووٹ کوجعل اور جا بجا کرنا کہ امریکی اس کام میں ماہر ہیں۔ اگر عراق کے اہم افراد سیاسی اور پڑھے لکھے جوان ہمت اور شب و روز کی کوشش سے کام لیں اور اس طرح کی جعل سازي کو روکیں اور ایک عوامی و منتخب حکومت بر سر کار لائیں تو اس وقت دوسرا خطرہ یہ ہوگا کہ فوجی بغاوت کے ذریعے ایک اور آمر عراق پر مسلط کردیا جائے۔ یہ خطرہ بھی عراق کے غیور و مومن عوام اور اس کے حقیقی و محترم قائدین کی ہوشیاری موقع شناسی اور شجاعت سے دفع ہوسکتا ہے۔ یہ افراد اس تاریخی اور حسّاس وقت میں جس سے ان کے مستقبل کے دسیوں سال وابستہ ہیں ، ایمان ، شجاعت اور قومی یکجہتی سے بھر پور فائدہ اٹھائیں وسیع پیمانہ پر شفاف اور پر جوش انتخابات بر قرار کریں اور اس کے نتائج کی پوری طاقت سے حفاظت کریں۔ شیعہ سنی ، عرب وکرد یا ترک کا اختلاف یا دوسری تفرقہ انگیز گروہ بندیاں صرف دشمنوں کے ذریعے پیدا کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ناامنی جو ہمیشہ آمریت کے وجود میں آنے کا مقدمہ بنتی ہے دشمن کی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ پھیلائی جاتی ہے۔ جو لوگ ظالمانہ و سفاکانہ دہشت گردی کے ذریعے عراقی شہریوں اور علمی و سیاسی شخصیتوں کو نشانہ بناتے ہیں ، وہ ہرگز ان مجاہدوں کے زمرے میں شمار نہیں ہوسکتے جو اسلام کی شان و شوکت اور استقلال و آزادی کی راہ میں جارح اور ظالم دشمنوں سے لڑ رہے ہیں۔ اے حج ادا کرنے والے بھائیو اور بہنو ! اور اے مسلمان قومو اور حکومتو! آج دنیائے اسلام کو اتحاد ویکجہتی اور قرآن سے تمسّک و وابستگی کی ہمیشہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ دوسری طرف ترقی و پیشرفت اور عظمت و سر بلندی کے لئے عالم اسلام کی توانائیاں پہلے سے زیادہ آشکار ہوچکی ہیں اور امت مسلمہ کی عظمت وبزرگی آج پورے عالم اسلام کے جوانوں اور اہل علم افراد کی خواہش و آرزو بن گئی ہے۔ مستکبروں کے منافقانہ نعرے اپنا بھرم کھو چکے ہیں اور امتِ مسلمہ کے لئے ان کے ناپاک عزائم رفتہ رفتہ آشکارہوتے جارہے ہیں۔ دوسری جانب یہ استکباری آدم خور جو پوری دنیا پر حاکمیت کا سودا اپنے سر میں پال رہے ہیں ، امت مسلمہ کی بیداری اور اتحاد سے خوفزدہ ہیں اور اسے اپنے تباہ کن ارادوں کے آگے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں نیزاس سے آگے بڑھ جانے اور اسے روکنے کی کوشش میں ہیں۔ آج ہر میدان میں اور ہر فتنے کے مقابل عملی اقدام اور اخوّت و برادری کا دن ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے لئے زمین ہموار کرنے کا دن ہے۔ ہر میدان میں دعوت الٰہی پر لبیک کہنے کا دن ہے۔ وہ دن ہے کہ ہمیں ایک بار پھر آیت انّما المؤمنون اخوۃ اور آیت لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا اور آیت "اشدّ اءعلی الکفار رحماء بینھم " کو اپنے دلوں میں دہرانا چاہئے۔ چاہے نجف ، فلوجہ اور موصل پر بمباری ہو یا بحر ہند کا سمندری زلزلہ جس نے دسیوں ہزار خاندانوں کو داغدار کردیا ، یا عراق و افغانستان پر دشمنوں کا فوجی قبضہ ہو اور فلسطین کے ہر روز کے خونیں سانحے ہوں ان میں ہمیں فریضۂ الٰہی کو اپنے کاندھوں پر محسوس کرنا چاہئے۔ ہم مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیتےہیں۔ یہ اتحاد عیسائیوں یا دیگر تمام ادیان اور قوموں کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ اتحاد جارح طاقتوں ، تسلط جمانے اور جنگ بھڑکانے والوں کے خلاف ہے ، اور اخلاق و معنویت کو فروغ دینے ، اسلامی عدل وانصاف اور عقلانیت کو زندہ کرنے نیز سائنسی اور اقتصادی ترقی اور اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے ہے۔ ہم دنیا والوں کو یاد دلاتےہیں کہ جب بیت المقدس خلفائے راشدین کے زمانہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا تو عیسائی اور یہودی پورے امن و سکون کے ساتھ رہتے تھے۔ لیکن اس

وقت جبکہ بیت المقدس اور دوسرے مراکز صہیونیوں یا صلیبی صہیونیوں کے قبضہ میں ہیں مسلمانوں کا خون بہانا کیوں جائز شمار کیا جارہا ہے؟ ہم حج ادا کرنے والے محترم افراد کوخشوع ، ذکر خدا ، توبہ و انابہ ، تدبر اور توجہ کے ساتھ قرآن کی تلاوت ، نماز جماعت میں حاضری ، دوسرے ملکوں کے حاجیوں کے ساتھ پیار و محبت کرنے اور بیہودہ وقت گزاری سے پرہیز کی دعوت دیتے ہیں ، خداوند متعال سے آپ سب کی کامیابی ، عافیت و سلامتی اور عبادات کی قبولیت کے خواہاں ہیں اور آپ سب سے ذخیرۂ الٰہی ، یعنی حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ اور عالمی عدل و انصاف کی حکومت قائم ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔